امام المناظرین مفسر قرآن

حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الله

وَ عَلٰى آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ يَا حَبِيْبَ الله

نام کتاب: كَاشِفُ كَيْدِ الثَّعْلَبِ فِيْ اِيْمَانِ اَبِيْ طَالِبٍ

مصنف: امام المناظرین حضرت علامہ مولانا
صوفی محمد اللہ دتا نقشبندی، قادری مجددی رحمۃ اللہ علیہ

تعداد: ایک ہزار

تاریخ اشاعت: شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ
مطابق جون ۲۰۱۳ء

شرفِ اشاعت: ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ، لاہور

ہدیہ:

ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد صوفی صاحب والی وسن پورہ، لاہور

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْن

پیش لفظ

اے میرے سُنّی بھائیو!

اپنے نبی رؤف رحیم رحمۃ للعٰلمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان خوب ذہن نشین کرلو۔ انشاء اللہ العزیز اس پرفتن دور میں گمراہی سے بچنے کے لئے کافی و وافی ہوگا۔

یکون فی آخر الزمان دجّالون کذّابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔ مشکوٰۃ شریف ص۲۸	آخری زمانہ میں کچھ جھوٹے اور دھوکے باز لوگ ہوں گے جو تمہیں ایسی باتیں کہیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے بزرگوں نے سنی ہوں گی، ان لوگوں سے بچنا کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

اس حدیث شریف کی شرح میں سیدی الشاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔

المراد بعدم السماع المذکور عدم	نہ سننے سے مراد ہے کہ ان باتوں کا

الانبیاء لانہ کان علی التوحید ولانہ مستقل لا تابع و ھو من اہل الفترۃ وانما یعطی جمال الملوک لانہ سید قریش فی زمانہ فھو فی ذالک ملحق بالملوک الذین عدلو وما ظلموا۔

توحید پر تھا اور مستقل راہبر ہے نہ کہ کسی کے تابع اور اہل فترۃ میں سے ہے بادشاہوں کا جمال اس لئے دیا جائے گا کہ وہ اپنے وقت میں قریش کا سردار تھا اس لئے اس کا شمار عادل قسم کے بادشاہوں میں ہوگا۔

(مدارج اللبید جلد ۲ صفحہ ۴۹)

یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ بلا تردید کسی کا قول نقل کرنا۔ ناقل کے مذہب کی دلیل ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا حدیث مفسر صاحب کے مشرب کی عکاسی کرتی ہے۔

مولف ایمان ابی طالب کی دوسری دلیل

نیز آوردہ کہ سید عالم ہمراہ جنازہ ابو طالب مے رفت و مے گفت اے عم من صلہ رحم بجا آوردی و در حق من تقصیر نہ کردی خدا تعالے ترا جزائے خیر دہاد

اور یہ روایت آئی ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طالب کے جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے، اور فرمایا اے میرے چچا تو نے حق صلہ رحمی پورا کر دیا اور میرے حق میں تو نے کوئی تقصیر نہ کی۔ اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے

(ایمانِ ابی طالب صفحہ ۱۲۸ بحوالہ تاریخ الخمیس مدارج النبوہ سیرۃ حلبیہ)

چونکہ فارسی عبارت کا ترجمہ بھی ہم نے مولف ہی کا نقل کیا ہے اس لئے من وعن لکھ دیا ہے۔ ابو طالب کے متعلق حضرت کا لفظ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا نہیں اور نہ وہ لکھ سکتے ہیں۔ اگر مولف صاحب کی عقیدت مجبور کرتی تھی تو اس لفظ کو مابین القوسین کر دینا چاہیے تھا۔ تاکہ عبارت میں تصرف کے الزام سے محفوظ رہتے۔ اور اہل قلم کا یہ دستور بھی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ جس صاحب کی کتاب کی یہ عبارت ہے ان کا اپنا عقیدہ دیکھنا چاہیے پھر اس روایت کا بھی وزن ہوجائے گا۔ اس روایت کو بالمعنی نقل کرنے کے بعد محدث دہلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

دریں مسئلہ توقف کنند وصرفہ نگاہ دارند۔

(مدارج النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲ (تقطیع کلاں)

مسئلہ ایمان ابی طالب میں خاموشی اختیار کرنی چاہیے اور اس کی طرف التفات کی ضرورت نہیں۔

محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان مبارک سے ثابت ہوا کہ یہ روایت ایمان ابی طالب قطعی دلالت نہیں کرتی۔ ورنہ آپ کفر و ایمان میں سے کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے سے منع نہ فرماتے۔ کیونکہ جس انسان کا مومن ہونا ثابت ہو اسے مومن کہنے یا لکھنے میں کیا نقصان ہے۔ بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ قطعی الثبوت ہونا تو درکنار کوئی بھی روایت ایسی نہیں جو ایمان ابی طالب پر قطعی طور پر دلالت کرتی ہو۔ اگر ایسی کوئی روایت ہوتی تو دنیائے اہل سنت ان کا شمار صحابہ میں کرتے اور انہیں رضی اللہ عنہ لکھتے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوا کیا تمام مفسرین، محدثین، شارحین اور آئمہ مجتہدین و دیگر فقہا کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سارے کے سارے خطا کار ہیں حقیقت شناس کوئی بھی نہیں؟ افسوس صد افسوس

مدارج النبوۃ کی روایت کی حقیقت

فارسی زبان میں محدث دہلوی نے جس طرح روایت نقل کی ہے اسے روایت بالمعنی کہتے ہیں۔ روایت کو بالمعنی نقل کرنے میں بھی آپ سے تساہل ہوا ہے۔ عربی کتابوں میں ابو طالب